بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ (بغیر ضمیمہ)

مع ضمیمہ درس قرآن شریف

چہ گویم باتو گر آئی بہ دارِ قادیان بینی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

للعہ پیشگی

جلد ۸

موئرخہ ۱۸ رجب ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ اگست ۱۹۰۹ء مطابق ۲۲ ساون سمت ۱۹۶۶

نمبر ۳۱

سارے جہان سے اچھا دار الاماں ہمارا

اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دار الامان ہمارا جنت نشاں ہمارا

ایک حیرت انگیز لاثانی

رعایت

وہ براہین ۔ جو کہ خدا کے مقدس نبی میرزا غلام احمد صلعم کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔

وہ براہین ۔ جسکی تمام دلائل کو توڑنے پر دس ہزار روپے کا انعام مقرر ہے۔

وہ براہین ۔ جسمین اسلام کی صداقت کے بارے مین براہین ساطعہ و حجج قاطعہ درج ہین۔

وہ براہین ۔ جسمین معارف و حقائق قرآنی کا بے مثال گنجینہ و لازوال خزینہ ہے۔

وہ براہین ۔ جسمین تمام غیر مذاہب کے اصولوں کو توڑ کر رکھ دیا گیا ہے۔

وہ براہین ۔ جسمین مسیح موعود کی وہ پیشگوئیاں درج ہین جو اب پوری ہو کر مومنین کے ایمان کو بڑھا رہی ہین۔

وہ براہین ۔ جسمین سلسلہ احمدیہ کی آئندہ کامیابیوں اور ترقیوں کی راہین بتائی گئی ہین۔

وہ براہین ۔ جسو ایک وقت مین احمدی و غیر احمدی کی امتیاز سے باہر مسلمانوں نے بھی پچیس پچیس روپے پیشگی قیمت دیکر خریدا۔

وہ براہین ۔ جس کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کی سوانحعمری بھی لگا دی گئی ہے۔

وہ براہین ۔ جو کسی وقت سو روپے کو بھی فروخت ہو گئی ۔ مکمل چہار جلد

آج

خدا کے برگزیدہ کا کلام دنیا کے تمام گوشوں مین پہونچانے کیلئے بجائے پانچ روپے کے چند روز تک دو روپے ہاں **صرف دو روپے** پر دیجاتی ہے صرف تھوڑے سے نسخے اس قیمت پر فروخت کرنیکیلئے ہمارے پاس ہین ۔ دوستو! ۷۰۰ صفحہ سے زیادہ کی کتاب کوڑیوں کے مول ہے بلکہ مفت

(بدر پریس قادیان میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر اخبار در مطبع چھپکر شائع ہوا۔)

خطبہ جمعہ

۳۰ - جولائی

(ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ)

اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو اور اس سے سچے تعلقات محبت پیدا کرنے کے خواہشمند ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ کے محبوب بن جاؤ گے۔ اس اصل سے صحابہ نے جو فائدہ اٹھایا ہے ان کے سوانح پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ آج میں تمہیں خلاف معمول حدیث کا خطبہ سناتا ہوں۔ چند احادیث بطور اصول ہیں۔

(۱) لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ

یہ حدیث عظیم الشان تعلیم کا رکن ہے کوئی بھی تم میں سے مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک دوسرے بھائی کے لئے وہ بات پسند نہ کرے جو اپنی جان کے لئے پسند کرتا ہے اس کا ترجمہ کسی فارسی مصنف نے کیا ہے۔ ؎

آنچہ برخود نہ پسندی برد گیراں مپسند

اب اس پر تم اپنے ایمان کو پرکھو۔ کیا تمہارے معاملات دوسروں سے ایسے ہی ہیں۔ جیسے تم اپنے ساتھ کسی دوسرے سے چاہتے ہو۔ دیکھو کوئی نہیں چاہتا کہ میرے ساتھ دھوکہ کرے یا مجھے فریب دے۔ یا میرا مال کھائے یا میری ہتک کرے یا میرا لڑکا بد صحبت میں بیٹھے۔ پس دوسروں کے لئے یہ بات کیوں پسند کی جائے۔

(۲) من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ۔

انسان دیکھے کہ جو کام میں نے صبح سے شام تک کیا ہے کیا اپنے مولیٰ کو بھی راضی کیا ہے کیا ایسی خواہشیں تو اس میں نہیں جو قابل توجہ نہیں اس حدیث کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ جو بات قابل توجہ نہیں۔ اُسے چھوڑ دے۔

(۳) الراحمون یرحمہم الرحمٰن تبارک و تعالیٰ۔

یہ حدیث میرے عنایت فرما اُستاد نے مجھ اولیت کے رنگ میں سنائی اور اس کا سلسلہ اولیت رسول کریم سے برابر چلا آتا ہے۔ جو رحم کرنے والے ہیں ان پر رحمان رحم کرتا ہے۔ جو بہت برکتوں والا بلند شان والا ہے تم سب پر رحم کرو۔ ماں باپ کے لئے بھی رحم کا ذکر ہے کما ربیانی صغیرا۔ بی بی کے لئے بھی مودۃ و رحمۃ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اس حدیث کی تفصیل ہے۔ تم اپنی جان پر بھی رحم کرو۔ جو گناہ کرتا ہے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے۔ ڈاکہ مارنے جھوٹ بولنے چوری کرنے کے لئے اور لوگ تھوڑے ہیں تم ہی کم از کم خدا کے لئے ہو جاؤ۔

(۴) حدیث۔ انما الاعمال بالنیات و انما لامرء ما نویٰ ہے۔ یہ امر تو واقعی ہے کہ جو افعال مقدرت انسانی کے نیچے ہیں۔ وہ تمہاری نیت و دلی قصد کے تابع ہیں۔ پس جیسے جیسے اعمال میں نیات ہیں ویسے ویسے پھل ملتے ہیں۔ اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو اور خدا کے ہو جاؤ پھر یہ دنیا بھی تمہاری ہے۔ من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہ

جے توں اُس دا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔

مسجد احمدیہ بھیرہ

حضرت خلیفۃ المسیح نے جو اپنا بھیرہ والا مکان مسجد بنانے کے واسطے ہبہ کر دیا ہے اس کے متعلق ایک شخص غیر احمدی نے بدظنی کا خط لکھا۔ جس پر حضرت نے مفصلہ ذیل جواب دیا۔

حضرت مولوی صاحب! یہ خاکسار ہمیشہ بدل شرارت سے بہت متنفر ہے اور شرارت کا خیال دل میں نہیں آتا میرا باپ اور دادا بھی شرارت کو بہت بُرا جانتے تھے۔ یہ میرا علم ہے۔ جس کو عرض کیا ہے اللہ تعالیٰ رحیم۔ کریم۔ اصل حال سے واقف ہو اللہ کون جانے آپ کو میری صحبت اور بھائیوں کی صحبت نہیں رہی وہ لوگ شرارت پسند نہ تھے۔ میری ماں میری دادی میری بہنیں بس جہاں تک مجھے علم ہے سب شرارت سے متنفر تھے۔ والحمد للّٰہ میں بدل لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں روزہ رکھتا ہوں زکوٰۃ دیتا ہوں۔ حج دو بار کیا ہے ہزاروں کو قرآن شریف سنایا اور قرآن کریم کی طرف بلایا۔ الحمد للّٰہ رب العالمین اس وقت میری لاکھوں مرید ہیں۔ سب قریشی۔ مغل۔ پٹھان۔ شیخ کسی کو شرارت کی تعلیم نہیں کرتا۔ ہماری جماعت نسبتاً شر سے بچتی ہے اپنا نقصان کر لیتے ہیں۔ مگر شر سے پرہیز رکھتے ہیں ہاں سب ایک جیسے نہیں مگر نسبتاً پابند صلوٰۃ۔ زکوٰۃ و صوم وغیرہ ہیں۔ میرے ساتھ جب بھیرہ والوں نے شرارت کی میں اکثر نماز میں مکان پر پڑھتا تھا اور مسجد کو شرارۃً گاہ نہ بنایا۔

من اظلم ممن منع مساجد اللّٰہ ان یذکر فیہا اسمہ۔ ہر وقت سامنے رہتا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ زنا کرنے مسجد میں نہیں جاتے تھے۔ لڑنے کو نہ جاتے تھے۔ بار بار ان کو لوگوں نے مارا چوری کے الزام لگائے۔ ہم ہمیشہ صبر سکھاتے رہے جب شرارت حد سے بڑھنے لگی۔ شرارت کے خوف سے اپنی مسجد بنا لی اور لکھ دیا کہ کسی کو مت روکو۔ آپ نے اس کا نام آخر شرارت رکھا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کی لڑکیاں ہماری لڑکیاں ہیں ہمیں پردہ کا خود خیال ہے۔ آپ ہرگز فکر نہ فرماویں یہ مسجد ضرار و تفریق کے لئے .... نہیں بلکہ ضرر سے بچنے صلح کے رکھنے کے واسطے آخر الحیل تجویز کی ہے آپ نے ہمارا ایک مشترکہ مکان بدوں ہماری اطلاع کے باوجودیکہ ہم بحمد اللّٰہ مفلس نہیں تھے۔ خرید فرمایا۔ کیا یہ صلح ہے اور شرارت سے پُر نہیں۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ آپ خوب غور کریں ہم نے مسجد کا راستہ ایسا نہیں رکھا کہ.... بے پردگی ہو۔ ہاں ہمیں آپ بتا دیں کہ ہم کیا کریں۔ مسجد تو آپ لوگوں اور آپ کے فتوؤں نے ہم سے لے لی اس لئے ہم اپنا مکان مسجد بنا دیں تو ہم شریر۔ آہ! یہ اسلام ہے۔ سوچو۔ اور کسی بھلے مانس مسلمان سے مشورہ فرما کر جواب دو۔ باقی رہی برادری۔ سو آپ خود اس کا انصاف فرما دیں۔ اتنا کہو نگا کہ آپ قریشی مانے ہوئے ہیں اور ہم جو ہیں سو ہیں اس پر بھی انصاف آپ پر ہے۔

مولویصاحب اتنا بڑا اسے منزلہ عظیم الشان باپ دادا کا مکان کوئی ضائع کرتا ہے۔ ...... شرارت سے بچنے کے لئے جب کوئی راہ امن اور ضرر اور تفریق سے بچنے کے لئے نظر نہیں آئی تو یہ تجویز سمجھ میں آئی آپ چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت متفرق ہو جاوے۔ گویا اس محلہ میں ہم لوگ اللہ کا نام بھی نہ لیں۔ اللّٰہ اللّٰہ ثم اللّٰہ اللّٰہ ثم اللّٰہ اللّٰہ کچھ خوف بھی ہے اور پھر ہم شریر۔ فاللّٰہ خیر حافظاً و ہو ارحم الراحمین۔ میں کیا عرض کروں آپ کی عمر میرے سے زیادہ ہے آپ کے بھائی آپ سے چھوٹے تھے وہ فوت ہو گئے۔ میں نے مرنا ہے یہ مکان اور مکانات ہمارے ساتھ کوئی نہ جاویگا۔

درخواست دُعا

ڈاکٹر جمال الدین صاحب راولپنڈی میں بعارضہ پیچش بیمار ہیں اور احباب درخواست دُعا کرتے ہیں۔

بقایا داران اپنا بقایا صاف کریں

کارخانہ میں روپیہ کی اشد ضرورت ہے

آریہ سماج کی بنیاد مین تزلزل

کئی سال گذر چکے ہین خدا کی طرف سے سچے ریفارمر حضرت مرزا غلام احمدؑ.....مسلم قادیانی نے آریہ سماج کے اکثر ممبرون کو ان کے اس طرز عمل پر متنبہ کیا تہا۔ جو وہ غیر مذہبون سے روا رکھتے ہین انہین بتلایا تہا کہ مذہب اس بات کا نام نہین۔ کہ دوسرون کی عیب چینی کی جائے اور نمراہ مخواہ کسی قوم کے لیڈر اور اس کے برگزیدہ اصحاب کی عیب شماری کر کے ایک کثیر التعداد مخلوق کی دل آزاری کی جاوے بلکہ دوسرونکو اپنے مین ملانے کے لئے اپنے مذہب کی خوبیان بیان کرنی چاہیئین۔ پھر آپ نے بطور پیشگوئی فرمایا تہا کہ اگر اس قوم کی یہی حالت رہی تو عنقریب فنا ہوگی۔

افسوس کہ اس گروہ کے مصنفون نے اپنے حقیقی خیر خواہ کی نصیحت کو نہ سُنا۔ اور اپنے لٹریچر مین کچھ بہی اصلاح نہ کی۔

مہاشہ دہرم پال نے پہلے مختلف کتابون مین اپنی اس پرٹ سے کام لیا ہے۔ پھر اندر کو باقاعدہ طور پر جاری کیا۔ عیب چینی اور دوسرون پر حملہ کرنے کی عادت تو ہو ہی چکی تہی جب کوئی میدان نہ ملا۔ تو دیو سماج پر حملہ کر دیا لیکن وہان سے آپنے کچا چٹھا لکھوایا۔ پھر اپنون کی باری آئی اور آپنے طوفان مین اپنے قوم کے لیڈرون کی اندرونی حالت دکھائی کہ وہ جو دوسرون کی اصلاح کرتے ہین خود ان مین کہان تک برے حانیت ہے، آخر اس پر کمیشن بیٹھنے کی تجویز ہوئی۔ لیکن ایک بڑی لمبی چوڑی کشمکش کے بعد نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا۔ سبھا کے ممبرون ہی مین اختلاف ہو گیا۔ بھلا وہ دوسرون کی نسبت کیا فیصلہ کر سکتے ہین۔ جو آپس کے اختلاف مین حد سے گذر گئے۔

ماسٹر لچھمنداس صاحب رام نگری نے طوفان کے جواب مین دہرم پال کی خودکشی کے نام سے ایک رسالہ ۱۴۴ صفحہ حجم کا لکھا ہے۔ جو دفتر پرکاش لاہور سے ملتا ہے۔

اس مین کچھ پہلے ڈاکٹر چرنجیوجی اور رامدیوجی کا ڈیفنس ہے جس کے متعلق مجہے یہ کہنا ہے کہ ماسٹر صاحب پورے طور پر عہدہ برآ نہین ہو سکے ہر چند کہ پہلے ہی دہرم پال کی تحریک کی نسبت اہل اسلام نے شکائت کی اور اس کے مولوی عبد الغفور اور سچے مسلمان ہونے کا انکار کیا۔ مگر ماسٹر صاحب نے اُسے اس وقت محسوس کیا جب گہر مین بات آئی اب مانا کہ ان کا طرز تحریر نہائت ہی خراب ہے، جسمین تمسخر و استہزار کے سوا کچھ نہین۔ پھر ان کی نسب کی حقیقت کو بہی افشار کیا اور یہ کہ وہ شدہی سے کئی سال پہلے مذہب اسلام سے قطع تعلق کا تحریری اظہار کر چکا ہوا ہے اور یہ کہ اونہون نے نہ پہلے مذہبی تحقیقات کی تہی۔ اور نہ دیو سماج مین یا آریہ سماج میں مذہب کی خاطر آئے تھے۔ اور شدہی سے پہلے ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ ہرگز نہ کیا تہا اور یہ نرا جھوٹ تحریر کیا تہا کہ میرے میز پر جملہ مذاہب کی کتابین ہتین۔ وید و قرآن وغیرہ اور بدھ مت وغیرہ کی یہ شہادت ہمارے لئے کوئی نہیز مگر جب خصم۔ اب خود مانتا ہے اس لئے موجب مسرت ہے، علاوہ ازین آپنے آپ کی پُر غیظ و غضب طبیعت کے نمونے اور چند خطوط نقل کئے ہین پھر موگا سے آیا ہوا ایک خط نقل کیا ہے۔ جس مین دہرم پال کے کسی لڑکی پر عاشق ہو جانے کا انجام آخر ش لڑکی متذکرہ کو حمل ہو گیا تک پہونچایا گیا ہے۔

پھر آریہ سماج مین آکر ایک عورت کا قصہ لکھا ہے جسے بہن کہتے تہے۔ جس کے لئے ڈاکٹر چرنجیو کے مکان سے نکالے گئے ایک موقعہ آیا کہ بہن سے اَن بن ہوئی اور اس نے پولیس مین شکائت کی کہ مجہے اب دہرمپال گذارہ نہین دیتا۔ غرض اسی طرح عجیب عبرت انگیز انکشافات کرتے ہوئے آپ مہرم پال سے کہتے ہین جاؤ بیشک جاؤ ضرور جاؤ جو کچھ تم سے سننا تہا سن لیا جو کچھ تمہارا دیکھنا تہا۔ دیکھ لیا مگر مین کہتا ہون ماسٹر صاحب کیون گھبراتے ہین یہ تو کمبل والی مثال ہے آپ تو اسے چھوڑتے ہین پر وہ نہین چھوڑیگا اور آپ کو ننہیال دکہا کر چھوڑیگا۔

غرض مذہبی دلچسپی رکھنے والون کے لئے اس کتاب کا مطالعہ خالی از فائدہ نہین۔ بلکہ جو لوگ بدلگام مصنفون اور عیب شماری کرنے والون کا اور خدا کے پاک دین اسلام پر بے جا حملہ کرنیوالون کا انجام دیکھنا چاہتے ہین وہ یہ رسالہ ضرور دیکھین۔

سکھ مذہب مین اشاعت کے واسطے شیخ محمد یوسف صاحب نومسلم نے گورکھی مین چار پمفلٹ شائع کئے ہین۔ باداجی و اسلام۔ تناسخ کا رد۔ تیرتھون کا کھنڈن مورتی پوجا کا کھنڈن۔ ہر چہار شیخصاحب موصوف سے قادیان کے پتہ پر تقسیم کرنے کے لئے مفت مل سکتے ہین۔ جو صاحب منگوائین خرچ ڈاک ارسال کر دین۔

اپنی مدد آپ کرو حسب ارشاد صدر انجمن احمدیہ ہر ایک انجمن بیرونی کا فرض ہے کہ وہ اپنے شہر مین ایک لائبریری بنائے اگر انجمن کی طرف سے ایسا فرمان جاری نہ ہوتا تب بھی ضروری تہا کہ ہر جگہ ایسے کتب خانے کہولے جاوین جہان سلسلہ کی تمام کتب احمدی اور غیر احمدی بہائیون کے واسطے بآسانی مل سکین۔ ابتک بہت کم جماعتون نے اس طرح توجہ کی ہے اور جنہون نے کی ہے۔ ان مین سے بعض نے یہ درخواست کی ہے کہ یہان کے کتب خانے اور مصنفین اپنی کتابین انہیں بلا قیمت عطا کرین۔ ہمارے خیال مین یہ درست نہین۔ ہر ایک جگہ کی جماعت کو چاہیئے کہ اپنے کتب خانون کے واسطے اپنے خرچ سے کتابین مہیا کرین مصنفین اور مولفین اگر اس طرح کتابین دینے لگین۔ تو غالباً مشکل ہو گا۔

بدر مین نظمین اس عنوان پر مضمون درج ہوا ہے۔ میرا نام بھی کہین حُسن ظنی سے اس مضمون مین لکھدیا گیا ہے شائد یہ خیال کر کے کہ مین کسی اپنی نظم کے اندراج پر بدر کی رونق کا باعث ہوا ہون حضرت ہرگز نہین اور بالکل نہین نہ مین شاعر نہ میرے شعر مین خوبی یا قدرت جو کلام شعرامیں ہوتی ہے۔ صرف کبھی کبھی کسی کے واقعی درد مندانہ کلام دیکھ کر دل کو حرکت ہوئی تو کچھ حوالہ کاغذ ہو گیا ورنہ میرا یا یہ ان بزرگون مین بالکل نفی ہے۔ یہ مین مانتا ہون اور دل سے مانتا ہون۔ اور ایسا ہی یقین کرتا ہون۔ کہ جب سے حضرت اکمل کا کلام مختلف رنگون مین زیر نظر ہوا ہے۔ دل یہی چاہتا ہے کہ بدر مین ان کی نظمین ہی رونق کا باعث ہون۔ جو لوگ اُسکو مخالف پہلو پر خامہ فرسائی کرتے ہین وہ میرے نزدیک قابل التفات نہین ہین اعتراض کرین بیشک کرین۔ مگر اکمل کا کلام بتدریج برابر ہونا چاہیئے۔ مین تو اس وقت جب ابتدا مین سلسلہ احمدی اور اس کا بانی محض خدا کے فضلون کی پیشگوئیان کر رہا تہا اس کے کلام کو نظم یا نثر مین مشتہر کرنے کا ثواب حاصل کرتا تہا اور صرف ایمان یا احتساب کی نیت سے دخل دیتا تہا اب وہ پیشگوئیان پوری ہو گئین اور خدا کے فضل کے زندہ نشانات حضرت اکمل اور دیگر اہل کلام لوگون کی شکل مین پیدا ہو گئے بس میری منزل ختم ہو گئی اب میری کلام کیفر ورت نہین۔ ؎ چو کار بے فضول من برآید۔ مرا در وے سخن گفتن نشاید۔ خاکسار میر حامد شاہ از سیالکوٹی

درخواست جنازہ۔ میان نظام الدین صاحب درزی افریقہ مرحوم احمدی بھائی میان نبی بخش صاحب کے واسطے درخواست جنازہ

رقیمۃ الوداد

"قاضی اکمل کے جس خط کا امیر المؤمنین کے ہدایت نامہ میں حوالہ تہا وہ یہ ہے"

بیعت کی ضرورت

آپ کا خط حضرت امیر المؤمنین میں پہونچا۔ مختصر جواب بحول اللہ و قوتہ عرض ہو کہ سیدنا و مولانا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا بقول جناب مرزا صاحب مرحوم اور اس کے خلیفہ (علامہ نور الدین) کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی ضرورت وہی تہی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر صدیق رض کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی ضرورت تہی۔ یہ اعتراض تو نبی کریمؐ پر بھی ہو سکتا ہے کہ بقول آپکے کیا خدا کے ساتھ معاہدہ کرنا کافی نہیں یا بقول یہود کیا حضرت موسےٰ کے ہاتھ پر معاہدہ کافی نہ تہا۔ آخر وہ بھی اوامر کی پابندی اور منکرات سے اجتناب کا ارشاد فرماتے تہے چونکہ آپ مسلمان ہیں اس لئے یہ جواب آپکے لئے کافی ہو سکتا ہے اب میں آپکو بتاتا ہوں کہ بار بار بیعت کی ضرورت کیا ہے۔

بیعت بار بار کیوں لیجاتی ہے

وہی جو ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کی بیعت پے در پے کرنیکی ضرورت تہی۔ حالانکہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ جب ابو بکر رض سے معاہدہ کر لیا تو پہر عمر رض سے وہی معاہدہ کیا۔

یہ بھی بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ اس وقت ملکی معاملات اس بیعت کے داعی تہے اور جہاد جاری تہا۔ مگر میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ دین اب بھی ویسے ہی خطرہ کی حالت میں ہے اور جہاد اب بھی جاری ہے صرف صورت بدل گئی ہے یعنے اب قلمی جہاد کا زمانہ ہے پس ہر خلیفہ کی بیعت ویسی ہی واجب ہے۔

یہ بھی مخفی نہ رہے کہ ہر ایک خلیفہ اپنے زمانہ اور ضرورت کے لحاظ سے کچھ نیا معاہدہ بھی لیتا ہے جس سے وہ قول بار دوم لغو نہیں ٹھہرتا۔ مثلاً حضرت مسیح موعود نے گناہوں سے توبہ کرائی تو خلیفۃ المسیح نے جماعت کو ایک قدم آگے بڑہانے کے لئے اب اس ترک پر کچھ خاص امور بڑہائے مثلاً یہ کہ جماعت میں محبت بڑہانے۔ اسلام پھیلانے۔ زکوٰۃ دینے دلوانے قرآن و حدیث کے پڑہنے پڑہانے اور اس پر عمل کرنے میں خاص کوشش کرونگا دیکھئے یہ ایک نئی بات ہے جسکا معاہدہ ہوا۔

بیعت کے فوائد

پہر حضرت مسیح موعود کی بیعت سے کس طرح کے فوائد ہوئے اول تو آپ کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ دو برابر کی چیزوں کے ملنے سے بھی ایک نئی بات پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً دو چھریاں ہیں اگرچہ وہ کیسی ہی آلودہ ہوں ایک کو دوسری پر رگڑو۔ صفائی۔ تیزی اور چمک پیدا ہوتی ہے۔ دیا سلائی کو جب رگڑوگے ضرور شعلہ نکلیگا جو تمام گھر میں نور پھیلائیگا۔ اسی طرح کسی نیک آدمی سے تعلق ایک نور پیدا کرتا ہے جو مکدر و تیرہ دلوں کے لئے شمع راہ بنتا ہے۔ چہ جائیکہ یہ تعلق ایک اعلےٰ درجہ کے متقی انسان سے ہو جو دم بدم لحظہ بلحظہ روح القدس سے موید و منصور ہوتا ہے شاخ خواہ کس قدر ہری ہو۔ جب تک ایک درخت سے ویسے درخت جسکی جڑوں کو چشمہ سے پانی مل رہا ہو تعلق نہ ہوگا وہ آخر ایک دن سوکھے گی۔ جو بھیڑ ریوڑ سے الگ ہوگی وہ خواہ کتنی ہی لحیم و شحیم ہو ایک دن بھیڑئیے کا شکار ہوگی۔

ان مثالوں کو ذہن نشین رکھتے ہوئے آپ دیکھیں کہ مسیح موعود کی بیعت نے پہلے ہمارے عقائد میں اصلاح کی۔

مدار نجات ایمان بتوحید و رسالت و آخرت ہے حضرت عیسیٰ کی حیات انکے لایزال ولایحول ہونے کا مسئلہ پہر ان کے خلق طیور کا مسئلہ ہی توحید میں کم خلل انداز نہیں۔ پہر اس زمانہ میں دنیا پرستی اسباب پرستی کچھ کم شرک نہیں اس محبوب صمدانی نے جہاں عیسیٰ کی رسالت کی نسبت ہمیں صحیح علم دیا وہاں مقدس خدا کا چہرہ متواتر نشانات سے دکھا کر مخلوق کے ایک بڑے حصہ کو دنیا پرستی اور اسباب پرستی سے بچا لیا۔ جو بحکم فاما من طغی و اثر الحیوۃ الدنیا۔ فان الجحیم ھی الماوی۔ دوزخ کی طرف دھکیلنے والی چیزیں ہیں۔

رسالت محمدیہ میں مسئلہ ختم نبوت کے جو معنی غیر احمدی لوگ سمجھتے تھے اس میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابتر ہونے میں بہت ہی کم فرق تہا۔ لیکن اوس بروز محمدیہ نے بتایا کہ حضرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم کمالات نبوت ہیں اور آپ نبی نہیں بلکہ نبی گر ہیں اور اللہ تعالی اپنی صفات سے معطل نہیں کہ پہلے بولتا تہا اور اب کلام نہیں کر سکتا پہر میرے دوست اسی مقدس انسان نے مناظرہ میں ہم کو وہ علم بخشا کہ اس کا بتایا ہوا ایک اصل لیکر بحمد اللہ کوئی احمدی کسی میدان مقابلہ میں شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ پہر اس کے مان لینے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت پیشگوئیوں پر ایمان آتا ہے جن کے لئے مسلمانوں کا ایک حصہ ابھی تک منتظر ہے پہر ان یک کاذباً فعلیہ کذبہ کو زیر نظر رکھتے ہوئے آپ یہ دیکھیں کہ ایک مومن پر حسن ظن کا ثواب تو کم از کم آپ کو مل گیا۔ پہر چار لاکھ آدمی کا قدر مشترک بطور نمونہ موجود ہے اور ان کی عملی حالت اور دوسرے مسلمانوں سے دین میں زیادہ توغل اور ان کے معاملات کی ستہرائی کلام الٰہی کی قدر و عظمت آپ کو بتلا سکتی ہے کہ مسیح موعود کی بیعت سے کیا فائدہ ہوا۔ خلیفۃ المسیح کی بیعت کے لئے ایک تو ابو بکر رض کی مثال دی۔ دوم۔ سنئے کہ آپ صدقہ کے برکات کے قائل ہیں یا نہیں۔ مختلف انجمنوں کا انعقاد اور پہر ان میں آئے دن فساد۔ اور مسلمانوں کے نفاق اور تفرقہ کے بد نتائج سے آپ آگاہ ہیں یا ابہی کچہ اور دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہاں تک حالت کس بات نے پہونچائی۔ فرقہ بازی۔ تفرقہ اندازی نے کیا ضروری نہیں کہ مسلمان ایک امام کے ظل کے نیچے آئیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ نبی کریم کو مانیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ایک خدا۔ ایک نبی۔ ایک قرآن پر ایمان رکھنے کے باوجود یہ حالت ہے کیونکہ ہر فرقہ کا جدا امام ہے۔ ہر ایک یہی سمجہتا ہے کہ میں ہی نبی کریم کے بتائے ہوئے دین پر ہوں اس کے لئے ضروری تہی ایک ایسے شخص کی متابعت جو خدا سے براہ راست وحی پاکر اپنے صدق کے نشان بتلا کر یہ ثابت کرے کہ میں نے جو کچہ پایا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی متابعت سے پایا ہے اور اسی میں فنا ہو گیا ہوں۔ ع

وہ ہے میں کچہ نہیں ہوں بس فیصلہ یہی ہے

میرے دوست وہ شخص مسیح موعود تہا پس اس کی زیر تربیت مقدس انسان کے ساتھ رشتہ تعلق صرف ایک اس علم کے حصول کے لئے ہی کہ خدا و رسول نے کیا فرمایا ہے کس قدر ضروری ہے۔

پہر آپ جانتے ہیں کہ انسان کس قدر کمزور ہے اور وہ دعا کا کس قدر محتاج ہے کیا آپکے لئے یہ غنیمت نہیں کہ مفت میں ایک شخص تڑپ تڑپ کر دعائیں کرے کہ تو الامال جاوے۔ ایسے ہی اور بہت سے فوائد ہیں مگر کم فرصتی مجہے اجازت نہیں دیتی کہ میں کچہ اور لکھوں۔ سوال دوم کے بارہ میں عرض ہے کہ یہ تو آپ کو بھی مسلم ہے کہ غیر احمدی مکفر اور مکذب کے پیچھے نماز نہ پڑھنے میں احمدی حق بجانب ہیں باقی رہے ایسے جو بقول آپ کی مخالفت نہیں کرتے اور حسن ظن رکھتے ہیں میرے بہائی! میں نے ایسے آدمی کی بہت تلاش کی مگر واللہ ہرگز نہیں ملا جن کی نسبت یہ بات مشہور تہی ہمنے انہیں عام مجلس میں پوچھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو آپ کیا سمجھتے ہیں تو انہوں نے انکار کر دیا جس سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگ کسی حقیقی تقوی کی بناء پر اپنا یہ عقیدہ ظاہر نہیں کرتے بلکہ ان کا مطلب صرف اپنی ہر دلعزیزی اور با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام کے ایمان سوز اصول کو قائم رکھنا ہوتا ہے آپ خدا کے لئے غور کریں کہ ایک شخص دس سال نہیں بیس سال نہیں تیس سال کے قریب تک غلیظ قسموں کے ساتھ اس بات کا متواتر اعلان کرتا ہو کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اس کا فرستادہ ہوں اس نے مجہے دنیا کی ہدایت کے لئے منتخب کیا جس کو میری دعوت پہونچی اور اس نے نہ مانا وہ مسلمان نہیں۔ میں وہی موعود ہوں جسکی نسبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کیف انتم۔ اور یہ کہ جب وہ ظاہر ہو۔ تو بایعوہ

اس کی بیعت کر لو۔ پس اب آ میرے عزیز دوست اسکی بیعت کرنا دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو یہ کہ وہ اس کو اس کے الہامات میں مفتری جانتا ہے۔ من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا۔ یا جان بوجھکر تکذیب کرتا ہے۔ اس طرح او کذب بآیاتہ کے نیچے ... میں آتا ہے۔

کیا حسن ظن کے یہ معنی ... ہیں کہ ایک مامور من اللہ کی قسموں کا اعتبار نہ کیا جاوے اور اتنے نشان دیکھ کر جو کئی رسولوں کی رسالت منوانے کے لئے کافی ہوں۔ پھر بھی نہ مانا جاوے اور تردد ہی کیا جائے۔ کیا یہ شیوۂ تقوے یا شیوۂ ایمانداری ہے۔

میرے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دعوے کے ثبوت میں اس قدر مصالحہ جمع کر دیا ہے کہ اب کسی متقی انسان کو اس کے معاملہ میں ذرا بھی تردد نہیں رہ سکتا۔ صرف یہی ایک دلیل کہ اس مقدس اور مستقل مزاج باہمت انسان نے خون جگر کھا کھا کر اپنی دولت لٹا لٹا کر اپنے عزیز و اقارب گنوا گنوا کر تیس چالیس سال میں ایک جماعت جان نثاروں کی پیدا کی۔ جو اس کی انگلی کے ایک اشارہ سے جان قربان کرنے تک حاضر ہیں۔ اور پھر وہ اپنی الوصیت میں اپنی اولاد کی نسبت کوئی ہدایت نہیں دیتا کہ اس کے گذارے کے لئے کیا کیا جائے یا ان میں سے کسی کو گدی نشین بنایا جاوے کیا ایک دنیادار انسان ایسا کر سکتا ہے؟ کوئی نظیر آپ دے سکتے ہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایک دھوکہ خوردہ انسان تھا۔ مگر کیا جس نے اتنے دشمنوں میں اپنے تئیں محفوظ رکھا کتابوں کا بیش بہا پُر معارف خزینہ دیا بقول بعض چار لاکھ کو دھوکہ دے گیا دھوکہ خوردہ ہو سکتا ہے پھر آپ سے یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جو حُسن ظن رکھے اور کوئی مخالفت ذکرے کیا آپ اُسے مسلمان سمجھیں گے؟ پھر ایک اور جواب میں آپکو دیتا ہوں کہ وہ بوجوہ چند در چند مسیح موعود کے معاملہ میں متردد ہے۔ سو ہم بھی اس کے معاملہ میں متردد ہیں۔

شیعہ منکر قرآن نہیں

اخبار النجم ۱۲ - جمادی الاول کے معائینہ اور مطالعہ سے کمال حیرت ہوئی۔ یہ نہیں معلوم کہ آیا ایڈیٹر النجم نے حالت صحو یعنی بیداری اور ہوشیاری یا حالت محو یعنے بے خبری اور بے اختیاری میں تحریر کیا ہے یا یہ کہ صرف دھوکے اور مغالطہ ... عوام الناس کے لئے یہ دام تزویر پھیلایا ہے۔ یہ خلاف ہے اس حدیث کے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الاغلوطات .... (رواہ ابو داؤد) یعنے بے شک حضرت نے منع فرمایا ہے دھوکے اور مغالطہ دینے لوگوں کے سے اور طرفہ تر یہ کہ درائت اور روائت دونوں اس اخبار کی خود ملزم اور مُسکت صاحب اخبار ہیں۔ یعنے مُدّعا اور مطلب اس کا نہ اوپر دلیل نقلی کے مستقیم اور مطابق آتا ہے اور نہ اوپر برہان عقلی کے موافق اور منطبق ہوتا ہے ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ کہ اہل تشیع ہرگز قرآن کے منکر نہیں بلکہ بالاتفاق سب کہتے ہیں کہ تحقیق قرآن جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا تھا وہی ہے جو لوگوں کے ہاتھ میں پایا جاتا ہے اس سے زیادہ نہیں اور یہی قرآن نبوت کا معجزہ اور شرعی علموں اور دینی حکموں کا اصل ہے۔ جس نے حدیثوں اور تاریخوں کو خوب دیکھا ہے وہ اس بات کو یقینی جانتا ہے کہ قرآن نہائت شہرت اور اعلےٰ درجہ تواتر پر تھا اور ہزاروں صحابی اس کو حفظ اور نقل کرتے تھے اور عہد رسول خدا میں جمع اور مؤلف ہو چکا تھا اسی طرح اور علماء شیعہ کی تصریح ہے۔ راوی معتبر ہیں۔ شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ قمی۔ سید مرتضے مجتہد۔ محمد بن الحسن حر ۔ پھر قاضی نور اللہ شوستری فرماتے ہیں۔ کہ یہ بات جو شیعوں کی طرف منسوب کی جاتی ہے کہ قرآن میں تبدل و تغیر کے قائل ہیں محض غلط ہے۔ محققین شیعہ میں سے اس کا کوئی بھی قائل نہیں اور جو کوئی ہو بھی تو اس کا کیا اعتبار عاجز کو مولانا عبد الشکور صاحب کے حال پر ایک غائت افسوس ہے کہ ۱۴ - ربیع الاول کے پرچہ میں دعوے تو یہ کہ شیعہ اس مستقل قرآن کے قطعی منکر ہیں اور جب ہم نے بحیثیت مدعی ہونے کے منکر کا ثبوت چاہا تو جواب تحریر کیا تو یہ کہ شیعہ تحریف کے قائل ہیں اگرچہ عاجز نے اس کا بھی دو اشتہار ثبوت اپنے متواتر اشتہار کے ذریعہ سے مربوط کر کے دکھلا دیا کہ جو روائت احاد مخالف قطعی دلیل کی ہو وہ ماول یا مردود ہے اور اسی بناء پر سید مرتضی اپنی تفسیر میں اور مدیر النجم صاحب اپنے پرچہ ۲۱ - جمادی الاول میں قاعدہ مذکور بالا پر صاد بھی کر چکے ہیں۔ پھر ایک طرف تو یہ اقرار اور دوسری جانب وہی مردود روائتیں جن کی دھجیاں بابویہ قمی اڑا چکا ہے۔ پیش کرنا اور ان احاد سے یہ نتیجہ نکالنا کہ شیعہ قرآن کو کلام اللہ نہیں جانتے اور یہ کہ قطعی منکر ہیں اگر پہلے سرے کا تحکم .... نہیں ہے تو کیا ہے افسوس ہے کہ اکابر اس گروہ کے تو اسی قرآن کی تصدیق اور تصویب کریں اور ایڈیٹر صاحب النجم ان کو منکر کہیں اور ذرا بھی اپنے دل میں یہ خیال نہیں لاتے۔ کہ اگر یہ لوگ اس قرآن یزدانی کے منکر و منحرف ہوتے تو کیوں اس قرآن کی نماز قبلہ کی طرف موںہہ کر کے ادا کرتے اور کیوں اپنے مُردوں کو قرآن سے ثواب پہونچاتے اس قرینہ قریہ جلیہ سے بھی یہی بات ثابت ہے کہ اہل تشیع منکر قرآن نہیں اگر منکر ہوتے تو علماء متقدمین اور محدثین ماہرین اہل سنت ان لوگوں کی نعش پر نماز جنازہ پڑھنا جائز نفرماتے اور یہ ظاہر ہے کہ ایسی عزت منکر قرآن والے کی نہیں ہو سکتی اور آپ اس عاجز کو یہ جو لکھتے ہیں کہ شیخ صدوق کے قول کی تردید مناظرہ النجم میں ہو چکی ہے میں دریافت کرتا ہوں کہ وہ کون شیعہ تھا۔ کہ جو آپ کے روبرو شیخ صدوق کا قول اپنی اس بریت کے لئے کہ ہم منکر قرآن نہیں لایا تھا اس احتجاج سے بھی لازم آتا ہے۔ کہ شیعہ منکر قرآن کے نہیں۔ پھر منکر چہ معنی دارد۔ والسلام

خاکسار کبیر الدین احمد احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ

تعصب مذہبی

تعصب کے لغوی اور لفظی معنے حمائت کرنا اور طرفداری۔ سو مذہب کی حمائت اور طرفداری کرنا ایک نہائت ہی عمدہ فعل اور پاکیزہ عمل ہے جو ہر ایک مومن کا گویا فرض منصبی ہے۔ جس کا بجا لانا باعث کامیابی و سرخروئی ہے مذہب جس کو دین بھی کہا جاتا ہے اللہ تعالےٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے ان الدین عند اللہ الاسلام اور اس کا حمایتی اور محافظ خود اللہ تعالیٰ بذات خاص ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ چنانچہ اسی کا فضل ہے۔ کہ ابتدا میں تو قوم قوم کے لئے نبی اور رسول بھیجے جن کا پیغام یہی ہوا کرتا تھا۔ یٰقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ پھر سب کے بعد سب کے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے لئے یہ کہتے ہوئے تشریف لائے کہ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ اور وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کے بموجب انبیا اور بے شمار گذر چکے ہیں جن کے وجود سے کوئی ملک یا قوم خالی نہیں رہی ان خدا کے بندوں نے بھی خدا کے دین کی حمائت اور حفاظت جیسی کچھ کی ہے وہ اہل بصیرت سے پوشیدہ نہیں مگر کسی کو تکلیف دینے کے روادار ہرگز نہیں ہوئے بلکہ بے سمجھ جاہلوں سے خود مار میں کھاتے رہے اور صبر و شکر کرتے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی سوانح پر غور کرو کہ برابر تیرہ سال تک ظلم ظالم سہتے اور جھیلتے رہے اور اُف تک نہ کی اور جب فتح پائی تو صرف یہ کہہ کر معاف کر دیا

لاتثریب علیکم الیوم ۔ پھر ان کے سچے اور حقیقی جانشین بھی دین اور مذہب کی حمایت اور حفاظت تو جان توڑ کوششوں سے کرتے رہے ہیں مگر کسی کو ستایا یا تپایا نہیں بلکہ عوام الناس جاہل ان کو اُلٹے سخت تکلیفیں دے دیکر اللہ تعالیٰ کا غضب و غصہ خرید کرتے رہے ہیں ۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ پھر جنگ بدر ۔ جنگ اُحد ۔ جنگ خندق ۔ جنگ حنین وغیرہ وغیرہ دین کی حمایت اور حفاظت کے لئے نہیں ہوئے تو کیا کسی ملک گیری اور جاہ طلبی اور دنیاوی لالچ کی بناء پر ہوئے ہیں حاشا و کلا ہرگز ہرگز نہیں بلکہ وہ تو مدافعت کے طور پر بہت سے صبر و سہار کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم اور اجازت سے امن قائم کرنے کے لئے کئے گئے ہیں ۔ پھر اس میں بھی بوڑھوں ۔ بچوں ۔ عورتوں وغیرہ وغیرہ کا لحاظ اور خیال رکھا گیا ہے بھلا جب اللہ تعالیٰ بھی غفور اور رحیم ہے اور نبی کی ذات بھی رؤف رحیم اور ان کے حقیقی جانشین اور قائمقام بھی ان کے قدم بقدم ۔ چلنے ہی کو باعث فخر و موجب عزت اور کامیابی کی اصل سمجھتے ہیں اور مقابلہ بھی ان کا ایسے لوگوں سے تھا جو سرے سے توحید و رسالت جیسی ضروری چیز سے بھی منکر تھے تو اب صرف تھوڑے تھوڑے اختلاف اور ذرا ذرا سے مختلف رائے کے باعث ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہو کر جان و مال و عزت تک کا نقصان ہو جانا اور بجائے نرمی سے سمجھانے اور ان کے حق میں دعا کرنے کے تنگ کرنا کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے یا دین و مذہب کی حمایت و حفاظت کی بہانہ سے محض نفسانی جوش نکالا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص نصیب کرے اور حق دکھلادے اور ریا سے بچاوے اور ایسی دینی خدمت عطاء فرماوے جس میں نفسانیت کی بو تک نہ ہو ۔ آمین یا رب العالمین ۔

راقم گلاب الدین رہتاسی مدرس گرل سکول

براہین احمدیہ مفت

وہ کتاب جو کبھی ایک سو روپیہ میں بکتی تھی ۔ اسی تقطیع ویسے ہی کاغذ اور ویسے ہی جلی خط سے لکھی ہوئی اگر مبلغ عا روپے پر مل سکے تو کیا یہ مفت نہیں کہلا سکتی اب موقع ہے تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جن کو ہم اس قیمت پر دینا چاہتے ہیں ۔ فوراً منگوا لیجئے ۔ مفصل اشتہار صفحہ اول پر دیکھو ۔

خروش

شاعر انسان کے جذبات[1] ۔ حالات[2] ۔ خیالات[3] ۔ معتقدات[4] ۔ پیش آمدہ واقعات[5] کی تصویر مؤثر الفاظ میں کھینچتا ہے وہ کسی سوسائیٹی میں اگر کوئی عیب دیکھتا ہے یا کسی کو شکایت ہو تو اس کو اپنی ذات سے منسوب کر کے بیان کر دیتا ہے اگر کوئی خوبی دیکھتا ہے تو اسے بھی کسی طرز میں ظاہر کر دیتا ہے پس کسی شعر میں اگر ایسا ذکر ہو تو اس کو پڑھتے ہی شاعر کو اس کا مصداق نہیں سمجھ لینا چاہیئے ۔ یہی نکتہ نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شاعر جو کہتا ہے وہ اس کے دل میں نہیں ہوتا ۔ (اکمل)

لوحِ محفوظ کی مٹتی کبھی تحریر نہیں
آگے تقدیر کے چلتی کوئی تدبیر نہیں

چشم کے چشمے ہیں داغوں سے ہے سینہ گلشن
سرد آہیں ہیں مجھے حاجت کشمیر نہیں

سات پردوں میں چھپ بیٹھے ہو اللہ غنی
آپ سے ملنے کی کیا کوئی بھی تدبیر نہیں

کافرِ زلفِ بتاں ہو کے خدا پایا ہے
ظلمتِ کفر سے بڑھ کر کوئی تنویر نہیں

کفر بھی میرا مکفّر ہے میں وہ کافر ہوں
کسی مُلّا کو ضرورت پئے تکفیر نہیں

حلقۂ گیسوئے پیچاں کے بغیر اے محبوب
تیرے مجنوں کے لئے کوئی بھی زنجیر نہیں

خنجرِ ناز کا زخمی ہوں تیرِ ... نگہ
میں وہ مذبوح ہوں جس کے لئے تکبیر نہیں

غیر کی آنکھ کا تنکا ہی نظر آتا ہے
اپنی آنکھوں میں کچھ اندیشۂ شہتیر نہیں

غیر کے پاس جو منکوحہ کو اپنی بھیجے
تم ہی انصاف سے کہہ دو کہ وہ خنزیر نہیں؟

اور کیا کسرِ صلیب آ کے مسیحا کرتے
موتِ عیسیٰ ہی سے ہر قسم کی تکسیر نہیں؟

نامہ بر ایہ مرا قو ٹو ہے ۔ اسے لے جاؤ
میں ہوں جس حال میں وہ قابل تسطیر نہیں

ایک میں بند قفس میں یہ غضب پھر اس پر
پر پرواز بھی جوں بلبل تصویر نہیں

جو بلاتی ہے سر پر میں وہ سر لیتا ہوں
یہ طبیعت مری منت کش تدبیر نہیں

بل بے تیر نگہ یار نشانہ تیرا
داد ہی عشق میں ہو کون؟ جو نخچیر نہیں

یہ تعجب ہے کہ دلگیر ہوا میں الٹا
دل لیا آنے پر آپ تو دلگیر نہیں

دیکھ لی جب کوئی صورت تو ہوا متوالا
یہ مرے دل کی خطا ہے مری تقصیر نہیں

سوزِ دل ۔ سوزِ جگر ۔ سوزِ فراق احباب
گرمیٔ عشق ہو یاں سردیٔ کشمیر نہیں

ہے تلاشہ کے لئے مغفرت و اجر عظیم
جھوٹ ہے ان کے لئے آیۂ تطہیر نہیں

کیسا نواب نہ جو ہو ضعفا کا ناصر
زندہ دل ہی نہیں جو معتقد میر نہیں

روبہ نفس بھی جو صید نہ کر سکتا ہو
سخت بزدل ہو وہ نامرد ہے زبیر نہیں

بیسیوں لوگ یہاں راتجہ بنے پھرتے ہیں
پر وہ کھیڑے نہیں وہ سیال نہیں ہیر نہیں

عشق اک دم میں ہے لوہے کے چنے چبواتا
کہہ دو ملاں سے یہ حلوا نہیں یہ کھیر نہیں

نغمہ سنجی و نوا سنجی کا کچھ لطف نہیں
ہمصفیر اپنا یہاں بلبلِ کشمیر نہیں

میرے شعروں میں ہو موزونیت اکمل کیونکر
آہ و نالہ کبھی پابندِ بم و زیر نہیں

حفاظت اسلام کی ضرورت ہے یا اشاعت اسلام کی

اس سوال پر میں کسی وقت مفصل لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں ۔ فی الحال اس کا مختصر جواب دینا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ و انا لہ لحافظون حفاظت تو اللہ نے اپنے ذمہ لے لی وہ اس کے لئے اسباب پیدا کرتا ہی رہیگا ۔ ضرورت ہے اشاعت اسلام کی اور یہی اپنی بعثت کی غرض مسیح موعود نے فرمائی کہ دو کام تھے تکمیل دین اور اشاعت دین پہلا کام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مکمل ہوا ۔ دوسرے کے لئے میں مبعوث ہوا ۔ پس مسیح موعود کے ماننے والوں کا بھی وہی فرض ہے جو ان کے آقا کا ہے ۔ مگر میری اس سے یہ مراد نہیں کہ حفاظت کی ضرورت نہیں مطلب یہ ہے ۔ کہ موجودہ صورت حالات میں اشاعت مقدم ہے تم باہر سے لوگ لا کر اس حریم قدس میں داخل کرتے جاؤ ۔ باہم خود ہی صلح کر لیں گے اور جب انہوں نے بڑی سچائی کو مان لیا تو اعمال میں اصلاح آہستہ آہستہ خود ہی ہوتی جاوے گی یہی میرے سید و مولیٰ فرمایا کرتے تھے ۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ تکفیر چھوڑ دی جائے ۔ یہ بھی غلط ہے ۔ گو علماء اس امر میں حد سے بڑھ گئے ہیں ۔ مگر دین اللہ میں شامل ہونیوالوں کی تخصیص ضروری ہے ۔ میرا مولیٰ نہیں چاہتا ۔ کہ خالص دودھ کے ساتھ پھٹا ہوا دودھ شامل ہو کر سب کو بگاڑ دے رواداری اور مسامحت منافق پیدا کرتی ہے جن کا مومنوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہو سکتا جس قدر لوگ ایسی کوششیں کر چکے ہیں ۔ سب نے ناکامی کا مونھ دیکھا ۔ چنانچہ ندوۃ العلماء زندہ گواہ موجود ہے ۔ کیونکہ یہ کام منشاء الٰہی کے خلاف ہے اتفاق کا ایک ہی طریق ہے کہ سب لوگ مسیح کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں اور جمع کرنیکا کام خود ایک تفرقہ چاہتا ہے مگر اس تفرقہ کے بادلوں کے نیچے وحدت کا آفتاب ہے ۔ (اکمل)

انتخاب الاخبار

دیوسماج کی طرف سے جو مقدمہ دہرم پال آریہ سماج پر چل رہا تھا - عدالت سے خارج کردیا ہے -

یونیورسٹی الہ آباد کے ایف اے پاس میڈیکل کالج مین داخل نہین ہوسکین گے - طے پایا -

افغانستان کے علاقون کابل و جلال آباد مین بھی عظیم بارشون سے سڑکین اور پُل ٹوٹ گئے ہین -

آنریبل مسٹر گھمہ کھلے صاحب کونسل واضع آئین ہند کے ممبر مقرر کئے گئے - منجانب احاطہ بمبئی -

چین مین حکم ہوا جو عہدہ دار ایک سال کے اندر عادت افیون نہ چھوڑیگا - برخاست کیا جاویگا -

برٹش پارلیمنٹ کے مسٹر بیرل صاحب زود ترین بولتے ہیں فی منٹ مین دوسو الفاظ کہہ جاتے ہین -

جرمن کارخانہ کرپ مین توپین وغیرہ بنتی ہین اس کے سامان کی مالیت ۳۴ کروڑ روپیہ ہے

بلجیئم مین وبلی برونک کی جہازی نہر تباہ ہوئی ۱½ کروڑ روپیہ سے اس کی مرمت کی گئی تھی - یہ نہر پہلے ۱۰½ فٹ گہری تھی پھر ۲۰ فٹ عمیق کی گئی اور ۲۰۰۰ ٹن وزنی جہاز گذر سکتے ہین -

انگریزی شاعر سوین برن تین لاکھ روپیہ چھوڑ مرے وہ اپنے دوست واٹس ڈنٹن کو دے گئے ہین - (ہند مین تو شاعری اور مفلسی مترادف ہین)

ملیلہ مین معاملات کی صورت بہت نازک ہے سپین کی فوجون کا وہان ٹھہرنا بہت مشکل ہے - جنرل مرینہ نے سپین سے ۵ ہزار فوج طلب کی ہے ورنہ غلبہ پانا سراسر ناممکن ہوگا اس سے پہلے چالیس ہزار فوج مانگی گئی تھی لیکن دشمن کا زور بہت ترقی پر ہے وہ کافی نہ ہوگی - منگل کی سخت لڑائی مین موراکو کے ۱۰۰ جوان قتل ہوئے - جبکہ سپین کے ۱۰۰۰ قتل کئے گئے تھے - یہ رپورٹ خاص موراکو والون نے دی ہے - سپین مین خبرون کی بندش اور بھی سخت کی گئی - اس روز کی لڑائی مین موراکو کے ۱۴۰۰۰ جوان شامل تھے وہ دیوارون کے قریب آپہونچے -

اودھ کے ایک تعلقدار نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ مسلمانان ہند چندہ کرکے آسٹریلیا کی مانند ایک ڈریڈ ناٹ جنگی جہاز کی لاگت بہم پہنچائین تاکہ سلطنت برطانیہ کی بحری طاقت کی مضبوطی مین ان کا بھی حصہ ہو تجویز بہت ہی اچھی ہے - مسلمانان ہند ۲½ کروڑ روپیہ جمع نہین کرسکتے کیونکہ وہ علی گڈھ کالج کو اسلامیہ یونیورسٹی بنانے کے لئے دس برس مین بھی دس لاکھ روپیہ جمع نہ کرسکے -

ایک فرانسیسی موجد ہوائی جہاز نے آخر اخبار ڈیلی میل کا ایک ہزار پونڈ کا انعام ہوائی جہاز کے ذریعہ فرانس اور انگلستان کے درمیانی سمندر کو عبور کرکے حاصل کیا اس خوش قسمت شخص کا نام - ایم بلیریٹ ہے اس نے ۲۵ - جولائی کی صبح کو ساحل فرانس کے مقام کیلے سے ۴½ بجے صبح ہوائی جہاز مین سفر شروع کیا اور ۵ بجے تک قلعہ ڈوور کے پیچھے تیز ہوا کے درمیان زمین پر اُتر آیا -

۱۵ جولائی مین ۳۴ لاکھ ٹن گیہون کراچی مین ممالک غیر کی روانگی کے لئے پہونچا - ۳ لاکھ ٹن تقریباً ۸۴ لاکھ من کے قریب ہوتے ہین جو بحساب اوسط ۳ کروڑ آدمیون کی ایک مہینے کی خوراک ہے

فیاضی - مسٹر وادیہ بمبئی کے متمول ترین پارسی رئیس مرتے ہوئے ۲ کروڑ روپیہ کے قریب جائداد رفاہ عام کے لئے وقف کر گئے -

نواب لفٹننٹ گورنر بنگال ۱۰ - اگست کو منگھیر اور مرشد آباد کے دورہ پر روانہ ہون گے -

یکم اگست سے ولایتی تار خبرون کی شرح اجرت اخبارات کے لئے ۹ پائی فی لفظ کر دی گئی ہے بجائے ۱۲ پائی فی لفظ کے -

قسطنطنیہ مین ترکی دستوری حکومت کی پہلی سالگرہ ۲۳ جولائی کو منائی گئی سلطان نے ۱۵ ہزار فوج کا ریویو کیا جو خاکی وردی پہنے ہوئے تھی ۳ لاکھ باشندون نے سلطان کے لئے چیئرز دئے اور نیکدل محمد کے نعرے بلند کئے رات کے وقت شہر مین چراغان کیا گیا -

شیراز کے برٹش قونصل جنرل کی حفاظت کے لئے ۴۰ بحری سپاہی بھیجے گئے ہین - کاشغی فرقہ کے لوگ اسد الدولہ کی گورنر جنرل مقرر ہونے پر ناراض ہین اور وہ شیراز پر چڑھائی کرنا چاہتے ہین اس لئے ۴۰ سپاہی معہ ایک میکشم توپ اور ایک بحری افسر کے یوروپینون کی حفاظت کے لئے بوشہر سے شیراز کو روانہ کئے گئے ہین -

ہزہائینس ڈیوک آف کناٹ نے بحیرہ روم کی کمانڈ سے استعفا دیدیا ہے - ٹائمز کا خیال ہے کہ لارڈ کچنر اس عہدہ پر مامور ہون گے -

نائب وزیر ہند نے پارلیمنٹ مین بیان کیا کہ سر ولیم کرزن ولی کی بیوہ کے لئے مقتول کی اعلےٰ خدمات کے لحاظ سے لارڈ مورلے نے ۵۰۰ پونڈ سالانہ کی خاص پنشن منظور کی ہے یہ منظوری انڈیا کونسل کے ممبرون نے بالاتفاق رائے دی ہے اور یہ پنشن ہندوستان کے خزانہ سے ملیگی -

طہران کی خبر ہے کہ گورنمنٹ ایران معزول شاہ کو ۵ ہزار پونڈ سالانہ پنشن دینے پر آمادہ ہے بشرطیکہ شاہ فوراً ایران سے باہر چلے جائین -

سلطان المعظم ماہ ستمبر مین زار روس سے بمقام لواڈیہ مین ملاقات کرین گے اور زار شاہ اٹلی سے نیپلز مین ملاقات کرنے کے بعد ملاقات باز دید کے لئے قسطنطنیہ آئین گے - کریٹ سے طاقتون کی فوجین چلی گئین مگر تازہ خبر یہ ہے کہ قلعہ کے اُوپر اور بعض ملیشیا بارکون مین یونانی جھنڈا نصب کیا گیا ہے -

سنہ ۱۹۰۴ء مین ۵۲ لاکھ ۱۸ ہزار روپیہ کا کاغذ باہر سے لایا گیا سنہ ۱۹۰۵ء مین ۶۴ لاکھ ۳۷ ہزار - سنہ ۱۹۰۶ء مین ۷۰ لاکھ ۸۴ ہزار - سنہ ۱۹۰۷ء مین ۸۰ لاکھ ۱۱ ہزار اور سنہ ۱۹۰۸ء یعنے سال گزشتہ مین ۹۹ لاکھ ۴۲ ہزار روپے کا کاغذ باہر سے منگوایا گیا ہے - کاغذ کا خرچ روز بروز بڑھتا جاتا ہے - لیکن ہندوستان کی ملین اس ضرورت کو پورا نہین سکتی - نیشکر کو پیڑ کر جو گھاس کا پھوگ بچت ہوتا ہے اسی پھوگ کو آہنی رولرون میں پیسکر ایسے ملائم اور باریک سفوف مین تبدیل کرتی ہین کہ کاغذ کے لئے بہترین مصالحہ کا کام دیتا ہے اور اس سے عمدہ اور اعلےٰ کاغذ بنایا گیا ہے پنجاب مین نیشکر کا پھوگ بھی فضول بیکار سمجھا جاتا ہے - کچھ حصہ سے آسن اور مونڈھے بنائے جاتے ہین اور باقی ایندھن کے کام آتا ہے اگر سرکاری تجربہ مین کامیابی ہوئی تو یہان بھی نیشکر کی کاشت کا دوچند فائدہ ہوگا

لالہ نتھولال منتری آریہ سماج جبوکہ ڈاک خانہ کہانولی لکھتے ہین - ۲۶ - جون سنہ ۹ء کو ایک قصاب نے اپنے لڑکے کے عقیقے کی تقریب سے ہندو اور مسلمانون کا کھانا کیا تھا ہندو قوم کے لئے علیحدہ جگہ پر لڈو کچوریان بنوائی تھین اور اہل اسلام کے لئے عمدہ عمدہ گائے کا گوشت پلاؤ کے اندر ڈالا گیا ہندو پنڈت صاحبان نے خالی میدان پاکر خوب ہاتھ مارے - بھوجن کھایا اور گھر کو لائے - (آریہ گزٹ)

بحری بجٹ کے مباحثہ کے دوران مین ۲۶ - جولائی کو پارلیمنٹ مین مسٹر مکنا وزیر بحر نے بیان کیا کہ گورنمنٹ نے کامل غور کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ زائد چار ڈریڈ ناٹ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء تک ہوجانے چاہئین -

پایہ تخت روس مین ہیضہ کے ۲۳۷ مریض مین ۲۶ جولائی کو ۲۵ کیس اور ۲۶ موتین ہوئین -

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادۃ الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادۃ القرآن کا دندان شکن علمی جواب - تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب - قیمت ۲/

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کا اصول مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳/

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرۃ کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آئمۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے قیمت ۶/

البرہان الصریح - پنجابی نظم میں دلچسپ - قیمت ۱/

حسینہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی - قیمت ۳/

امینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہائت عجیب رسالہ - قیمت ۲/

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین - قیمت ۲/

شری ہنہ کلنک اوتار - حضرت مسیح موعود شری ہنہ کلنک اوتار تھے اسکا ثبوت - قیمت ۸/

کرشن لیلا - لیکھرام کی ہلاکت - قیمت ۱/

سیر پرندہ - تمام شکار کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر - قیمت ۱۲/ بجائے ۱۲/ کے

الاستخلاف رشیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں - قیمت ۳/

معیار حق - سچے مذہب کی شناخت کے بارے میں - قیمت ۱/

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم ۴/ رویا صالحہ ۱/ - السر المکتوم ۵/ طائفہ احمدیہ - پنجابی نظم جسمیں مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت بالدلائل اور نماز روزے وغیرہ کے مسائل مختصر جامع طرز میں قلمبند ہیں قیمت ۱/ صرف چند جلدیں باقی ہیں -

---

مصدقہ و مجربہ حضرۃ خلیفۃ المسیح

مفرح یاقوتی

طاقت دینے والی دواؤں میں مشہور دوائیں

یاقوت - مرجان - مروارید - کہربا کستوری - جدوار - فولاد - زعفران ریگماہی اور سونا ملا کر یہ مفرح بنی ہے دل و دماغ اور روح کو تازہ کرتی ہے جسم کی ماؤوں کی مصفی دماغ نخاع اعصاب اور قلب کو طاقت بخشتی ہے یہ مفرح خاص دعویٰ رکھتی ہے جن لوگوں کو بہت سخت دماغی محنت کرنی پڑتی ہے انکی صحت کو قائم رکھتی اور طاقت کو بڑھاتی ہے نیز زمانہ ابتدائیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہوگئے ہیں ان کی اصلاح کے لئے یہ مفرح بینظیر طور پر موثر اور بارہا آزمودہ ہے دماغی اور اعصابی طاقتوں کی پرورش کرنے میں اپنی آپ نظیر ہے - قیمت فی ڈبیہ (۵ تولہ وزن) چار روپے

المشتہر - حکیم محمد حسین - موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسے نولکھا لاہور سے طلب کرو -

---

ست سلاجیت گلگتی -

یہ پہاڑی موسمیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں جن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرماسکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں - مقوی جمیع اعضاء نافع وجع مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر جذام و استسقار و زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول سیلان منی یبوست اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بوڑھا نہ ہو خیر! یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اسمیں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کیوقت استعمال کریں - قیمت فی تولہ عہ/ دو تولہ ۱ع

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر

تقویم عمری یعنی سنہ ۱۸۸۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک

ایک سو پچیس برس کی جنتری

جسمیں سنہ ۱۷۸۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء اور سنہ ۱۱۹۷ ہجری سے سنہ ۱۳۲۵ ہجری اور سنہ ۱۱۹۰ فصلی سے سنہ ۱۳۹۵ فصلی اور سنہ ۱۸۳۹ بکرمی سے سنہ ۱۹۶۴ بکرمی سنوں کی تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل ایسے اعلےٰ اسلوب سے لکھی ہیں کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اس کی مطابق دوسرے سنوں کی تاریخیں بہت آسانی سے معلوم ہو سکتی ہیں یہ عجیب و غریب جنتری ایک ضخیم کتاب بنگئی ہے اور اس کو معزز حکام اور قانون پیشہ اصحاب نے بہت ضروری سمجھا اور پسند فرمایا ہے - قیمت فی جلد تین روپے محصولڈاک بذمہ خریدار ملنے کا پتہ - کارخانہ میں درخواست کرنے پر ملسکتی ہے

المشتہر

نذیر احمد و برادران - معراج منزل نولکھا لاہور

دانت

مسٹر عبد الحمید خان دندان ساز واوپٹیشن بردوکان دوائی خانہ جی الفرڈ اینڈ کمپنی سوداگران ادویات انگریزی متصل برف خانہ انارکلی لاہور نہائت اعلےٰ و مضبوط مصنوعی دانت لگاتے ہیں پندرہ سالہ تجربہ اور دیسی رؤسا سینکڑوں معزز ناظرین و انگریزوں کے سارٹیفکیٹ حاصل کردہ ہیں خاص پیبل کے چشمے و مصنوعی آنکھیں بھی موجود ہیں - ڈاکٹروں کے نسخہ جات متعلق عینکوں کے نہائت احتیاط سے تیار ہوتے ہیں - پردہ دار عورتوں کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا ہے دوائی خانہ سے انگریزی ادویات ہر قسم کی ملسکتی ہیں - نرخنامہ مقابلتہً ارزان -

---

مُصدّقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہیں - کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں - نوجوانوں کو دیکھو - وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعفِ نظر کی عام شکائت ہے - میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے - اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی - حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے - ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولویصاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضانِ چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدائت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے -

قیمت سرمہ قسم اول عہ/ - قسم دوم ۸/ - قسم سوم ۴/

قیمت ممیرا قسم اول عہ جس کو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہیں - قسم دوم ۸/ - اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو -

علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی - زری - ریشمی - پشاوری سوتی - زرد - سیاہ بادامی - مشہدی - اقری و سفید پٹکہ لنڈی جس کو لوگ ریشمی کہتے ہیں وغیرہ عا سے لیکر عہ روپے تک موجود ہیں - اور نیز کلاہ ہر قسم زری و سادہ اور ٹوپی رومی موجود ہے - جو چیز پسند نہ ہو - معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے - خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر - از قادیان

(ضلع گورداسپور پنجاب)

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرماتے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ النساء

(پارہ ششم)

مورخہ ۱۵ - جون ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۲ اور ۲۰)

یکفرون باللہ ورسلہ - ایسے بھی لوگ ہین خدا کو مانتے ہین مگر رسولون کو نہین مانتے اللہ فرماتا ہے جو رسولوں کو نہ مانین وہ پکے کافر ہین - مومن کو چاہیئے اللہ پر بھی ایمان اور اس کے رسُولون پر بھی ایمان لاوے -

ان تنزل علیہم کتابا - شریر لوگ جب کسی نیک بات پر عمل نہین کرنا چاہتے تو طرح طرح کے عذر تراشتے ہین مثلاً یہ کہ خدا ہم پر بھی ایک کتاب بھیجدیتا - پھر موسےٰ سے اس سے بھی بڑھ کر کہا کہ ارنا اللہ جہرۃً - چنانچہ ان پر عذاب آیا یہ بیوجہ نہین بلکہ بظلمہم -

ادخلو الباب سجداً - یہ ہم نے تم کو بارہا نصیحت کی ہے جب کسی شہر مین جانے لگو تو داخل ہوتے وقت دُعا مانگو - فرمانبردار ہو کر شہر مین داخل ہو -

وقولہم انا قتلنا المسیح عیسےٰ بن مریم رسول اللہ - رسول اللہ کہنا بطور استہزاء ہے اور اس لئے کہ اونکی کتابون مین تھا کہ اللہ کا نبی مقتول بالصلیب نہ ہوگا اس لئے انہون نے کہا تا ظاہر ہو کہ وہ اللہ کے رسول نہ تھے اس لئے اللہ نے فرمایا کہ وہ مقتول بالصلیب نہین کر سکتے بلکہ مشابہ بالمصلوب بنایا گیا مسیح ان کے لئے -

الا اتباع الظن - سیالکوٹ مین ایک پادری تھے ان سے میری گفتگو ریل پر ہوئی مینے تمام واقعات متعلقہ صلیب ان سے منوا لئے گویا اس نے دبی زبان سے اقرار کیا کہ مسیح کے مقتول ہو جانے کا ان کو یقین نہین ظن ہی ظن ہے -

ویوم القیامۃ یکون علیہم شہیداً - اس سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن مسیح گواہی دیگا - دُنیا مین آکر نہین -

حرمنا علیہم طیبٰت - طیبات سے آدمی محروم ہو جاتا ہے جب وہ شرک پر کمر باندھے سبیل اللہ سے روکے - اموال الناس بالباطل کھانا شروع کرے -

مورخہ ۱۶ - جون ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۳)

اوحینا الیک - وحی کہتے ہین جو جلدی سے کسی کو بات بتا دے وحی کی کئی قسمیں ہیں ایک وہ جو زمین کو بھیجی گئی

بان ربک اوحی لہا - پھر وہ جو شہد کی مکھی کو بھیجی جاتی ہے - پھر وہ جو حضرۃ موسیٰ کی ماں کو بھیجی گئی - پھر اور وحی جو ان بزرگون کو بھیجی گئی جو نبی نہ تھے جیسے فرماتا ہے واذ اوحیت الی الحوارین -

یہان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ وحی ان معمولی وحیون سے نہین - بلکہ یہ وہ ہے جو اولو العزم رسُولون کی طرف بھیجی جاتی رہی ہے -

فامنوا خیراً لکم - ایک شہد کی مکھی سے انسان بہت کچھ سبق سیکھ سکتا ہے وہ کیسی دانائی سے گھر بناتی - شہد بناتی - دانائی کو کام مین لاتی ہے - قناعت ہی مدد بے کی کتی ہے محنت و کسب سے اپنے لئے کھانا مہیا کرتی ہے بدبودار چیز پر بھی نہین بیٹھتی - پھر اپنے امیر کی مطیع ہوتی ہے -

مورخہ ۱۷ - جون ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۴)

لن یستنکف المسیح - عیسائی لوگ حضرت مسیح کو خدا سمجھتے ہین بعض بیٹا کہتے ہین - قرآن شریف نے جب بڑے بڑے وعظ کئے کہ وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے تو بعض احمقون نے کہا اتنی مدت سے ہم اُسے بڑا مانتے آئے ہین کہین ہم سے ناراض نہ ہو جاوے - خدا فرماتا ہے کہ مسیح ناک نہین چڑھاتا بُرا نہین مناتا -

یستکبر - الکبریاء ردائی - تکبر خدا کی صفت ہے انسان کے لئے تکبر کرنا بہت ہی بُری چیز ہے - مین جب پاخانہ مین جاتا ہون تو مجھ کو خیال ہوتا ہے کہ جس کے اندر سے یہ نکلتا ہے - وہ کبریائی کرے ذرا ہوا بند ہو جائے - تو بس پھر خاتمہ ہے پھر قریباً سب کی مائین چوہڑیون کا کام کرتی ہین بس انسان کو اپنی ذات پر کیا گھمنڈ ہو -

انزلنا الیکم نوراً مبینا - افسوس کہ آجکل قرآن شریف مسلمانون نے پانچ کامون کے لئے بنا رکھا ہے - سر مدہ مین تو اس لئے کہ کسی کے ساتھ دغا کرنا ہو تو اس پر ہاتھ رکھتے ہین - کچہری مین جھوٹی قسمون کے لئے - عام طور پر کبھی منتر جنتر کے لئے - حافظ لوگ کبریائی کے لئے کہ کوئی کہے ہم ہی حافظ ہین - بعض روپیہ کمانے کے لئے -

کئی لوگ آتے ہین - مجھ سے کہتے ہین کوئی وظیفہ بتاؤ - ایک عامل نے بتایا - کہ من یتق اللہ یرزقہ من حیث لایحتسب - رٹا کرو - ہم اس نکتہ کو سمجھ گئے کہ یہ رٹنے کے لئے نہین عمل کے لئے ہے پھر اسے مجرب پایا متقی بن جاؤ خدا اپنی جناب سے رزق دیگا -

الحمدللہ علےٰ ذالک -

یہان سورۃ النساء کے نوٹ ختم ہوئے

الحمدللہ

مورخہ ۱۹-جون ۱۹۰۹ء

سورۃ مائدہ

(رکوع ۵)

سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران ہر دو مین جہاد ...... کا ذکر ہے پہلی مین زیادہ تر یہود مخاطب ہین اور دوسری مین نصاریٰ ہے۔ پھر سورۃ نساء اور اس سورۃ مائدہ مین اندرونی انتظام کا ذکر ہے کیونکہ گھر بیٹھے بیٹھے ہی بڑے بڑے کام کرنے پڑتے ہین اور بہت سی مشکلات پیش آتی ہین۔ دونون سورتون مین تمدن و معاشرت کا ذکر ضروری تھا چونکہ بآرام بیٹھے بیٹھے مباحثات بھی چھڑ جاتے ہین اس لئے نساء مین یہود کے ساتھ اور مائدہ مین نصرانیون کے ساتھ مباحثہ کا طریق سکھایا ہے۔ تم لوگون (احمدیون) کو اپنے فرض منصبی کا خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ دونون قومون سے تمہین ہی مقابلہ ہے تم مین سے بعض سپاہی تو ہین جو قلم کا ہتھیار استعمال کر رہے ہین مگر بہت وہ ہین جو آرام سے بیٹھے ہین اون کو چاہیئے کہ مناظرہ کا طرز سیکھین۔ پہلی سورۃ مین بیبیون کے تعلقات کا بھی ذکر ہے مینے کسی کتاب مین جو خدا کی طرف منسوب کی گئی ہو اس شرح و بسط کے ساتھ معاشرۃ کا ذکر نہین دیکھا۔ تھوڑا ذکر تورات مین ہے۔ مگر انجیل پھر وید اس سے بالکل خالی ہین۔ دیانند ستیارتھ پرکاش لکھی۔ مگر جب بیبیون کے تعلقات کا ذکر آیا تو منو وغیرہ کے حوالے دئیے اگر وید پر ہاتھ پڑتا تو وہ کبھی ایسا نہ کرتا۔

مجھے تعجب ہے کہ انجیل مین تمدن کا کوئی ذکر نہین۔ بیبیون کی معاشرت کے متعلق کوئی مسئلہ نہین۔ مگر پھر بھی عیسائی اپنی بیبیون کے ساتھ کیسی محبت کرتے ہین مسلمانون مین کس قدر تاکید ہے۔ مگر انہون نے اسکی کچھ پروا نہ کی۔ یہ قرآن مجید کی سخت بے ادبی ہے۔ مجھے بہت دکھ پہونچتا ہے۔ جب مین دیکھتا ہون کہ لتسکنوا الیہا اور جعل بینکم مودۃ و رحمۃ کی مطلق پرواہ نہین کی جاتی۔

چونکہ معاشرت مین پہلی بات معاہدہ ہو اس لئے پہلے تو اُسے نباہنے کی تاکید فرمائی کہ

اوفوا بالعقود۔ لین۔ دین۔ بیعت۔ اشتریت۔ زوجیت۔ تزوجت مین۔ یہ سب عقد ہین۔ جیسے کہ اخذنا منکم میثاقاً غلیظاً۔ اگر پوچھو کہ میثاق غلیظ کیا ہے۔ تو کئی ہین جن کو اس کا علم ہی نہین۔ بس نکاح مین تو ہمارا ایک خطبہ فارسی ہے۔ وہ پڑھ دین گے۔ فرماتا ہے تمام عقود۔ قرض لین دین۔ بیاہ دوستی و دیگر معاہدات وفاداری کے ساتھ نباہو۔ ہمارے ساتھ بھی بعض لوگون نے عقد باندھا ہے جو پہلی بات کہو گے مان لین گے۔ ہم نے تمہین کئی بھلی باتین بتائین اُنپر عمل چاہیئے۔ یاد رکھو کہ اگر لوگ معاہدات پر قائم ہو جائین تو تمدن مین بڑا آرام ہو جائے اور کبھی کوئی جھگڑا نہ اُٹھے چونکہ کھانا پینا بھی معاشرت مین شامل ہے اس لئے فرمایا کہ حلال کھاؤ۔

احلت لکم بہیمۃ الانعام۔ قرآن شریف مین بکری۔ بھیڑ۔ دنبہ۔ ہرن۔ گائے۔ نیل گائے۔ اونٹ کو بہیمہ کہا گیا ہے

غیر محلی الصید و انتم حرم۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبد بنانا چاہا ہے تمام اعضاء جو شریعت کی ماتحت رکھے ہین ان کو فرمانبرداری سکھائی ہے۔ مثلاً بولنا اس کے متعلق حکم جاری کیا کہ لغو مت بکو۔ اب ہم کو واجب ہے کہ دیکھین بولنا مفید ہے یا نہین۔ فرمایا۔ بولو مگر جھوٹ نہ بولو۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ جھوٹ نہ بولین تو پھر کیا کرین۔ سچ بولین۔ مگر پھر یہان بھی اپنی معبودیت کا رنگ جمایا ہے اور کہا کہ دیکھو سچ مین سے بھی ایک سچ منع ہے وہ کیا؟ غیبت۔ صحابہ نے پوچھا کسی مین وہ عیب واقعی ہے تو اس کا تذکرہ تو برا نہ ہوگا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہی تو غیبت ہے اگر وہ عیب واقعی نہین۔ تو اس کا نام بہتان ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جا بجا اپنی عبودیت سکھائی ہے۔ پھر سچ ہو غیبت نہ ہو تو اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ مجاز بولو۔ مگر ایک وہ مجاز کی بھی اجازت نہین۔ مثلاً انبت الربیع البقل۔ (بہار نے سبزی اگائی) بول سکتے ہین۔ مگر مطرنا بنوء کذا۔ بولنا منع ہے۔ حالانکہ یہ صحیح ہے کہ جب برج آبی مین چاند چلا گیا تو بارش ہوتی ہے۔ مگر حکم الٰہی آگیا کہ ایسا کہنا چھوڑ دو تو چھوڑنا پڑا۔ اسی طرح .... جانورون کے کہانے کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ہرنی بھی بے شک بکری ہے اور نیل گائے بھی گائے ہے حالت احرام مین شکار نہ کرو۔ وجہ سمجھ نہ آئے تو عام مؤمن یہی سمجھ لین

ان اللہ یحکم ما یرید۔ اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے

لا تحلوا شعائر اللہ۔ جن چیزون سے اللہ پہچانا جاتا ہے ان کی بے حرمتی مت کرو ہم نے قرآن مجید سے خدا کو پہچانا اس لئے اس کی بے حرمتی جائز نہین۔ بھلا بے حرمتی ہے کہ اس پر پاؤن رکھ لو یا اور کتابون کے نیچے رکھو یا یونہی صفون پر ڈال دیا جائے مینہ بھی تمہین پہچان کی راہ بتاتی ہے۔ میری بھی حرمت کرو

ولا الشہر الحرام۔ پھر حرمت کے مہینے وہ بھی شعائر اللہ مین ان سے خدا کا شعور حاصل ہوتا ہے کہ کس قدر لوگ اکٹھے ہوتے ہین

ولا الہدی ولا القلائد۔ اسی طرح قربانیون کے جانور ہین کہ وہ سکھاتے ہین اسی طرح انسان کو اپنے آقا کے حضور جان دینی چاہیئے۔ دنیا کے آقاؤن کے لئے جان دیتے ہین پس دنیا و آخرت کے آقا زمین و آسمان کے مالک پر جان کیون نثار نہ کرین۔

ولا یجرمنکم شنان قوم۔ اگر کوئی دشمن ہے تو اس سے دشمنی کی حد بندی کرو۔ حد بندی نہ کرو گے تو دن بدن دشمنی بڑھتی جاویگی۔

ان صدوکم عن المسجد الحرام۔ کسی آدمی سے دشمنی ہے تو دشمنی کے باعث اس سے قطع تعلق نہ کرلو۔ اگرچہ وہ دشمن ایسا ہے کہ عزت کے مقام سے تمہین روکتا ہے۔

ان تعتدوا۔ اگر تمہین کوئی مسجد مین نماز پڑھنے سے روکتا ہے تو جس مسجد مین تمہارا اختیار ہے اس مین نماز پڑھنے سے نہ روکو

حرمت علیکم المیتۃ۔ معاشرۃ مین ضرورت ہے عمدہ اخلاق کی اور بدن کو حوادث سے محفوظ رکھنے کی۔ پس مردار کو استعمال کرکے جان کو ہلاکت مین نہ ڈالو۔

اسی طرح خون مین بھی بہت سی زہرین ہوتی ہین وہ لطیف طاقتین جو خدا کی معرفت کے لئے ضروری ہین خون کہانیوالون مین نہین رہتین۔ چوہڑے ہلاک خور کو اگر جناب الٰہی کی عظمت و جرأت کا مضمون سمجھاؤ تو وہ نہ سمجھے گا۔ اسی طرح

ولحم الخنزیر۔ سؤر کا گوشت ہے جو شہوت و غضب کو بڑھا دیتا ہے بعض آدمی بات بات پر آگ ہوتے ہین۔ گویا ان کا دوزخ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ چلتے ہوئے ناک چڑھاتے

جائین گے۔ ہر وقت ایک جلن محسوس کرتے رہین گے۔ شیر باوجود اتنا بہادر ہونے کے اپنے دشمن کے مقابلہ مین احتیاط کرتا ہے۔ ادہر اُدہر ہو کر حملہ کرتا ہے۔ مگر سور غضب کے وقت سیدھا آتا ہے اسی طرح اس جانور مین شہوت .. بڑی ہوتی ہے۔ تمام گناہون کی مبدء یہی دو قوتین ہین۔ غضب و شہوت اس لئے اس کا گوشت کہانے سے منع فرمایا۔

وما اھل بہٖ لغیر اللّٰہ ۔ پھر وہ چیزین ہین جن پر غیر اللہ کا نام لیا جاوے ان کا کہانا بلحاظ عقائد اللہ سے بُعد مین ڈالدیتا ہے۔ اس کے بعد میتہ اور ما اہل کی کچھ تفسیر دی۔ پہلے پہلے اسلام نے عقائد سکہائے۔ اللہ کی عظمت۔ پھر ملائکہ پھر رسُولون پھر کتابون کا علم سکہایا۔ پھر عبادت کے طریق بتلائے۔ پھر زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج۔ پھر بتدریج سکہاتے سکہاتے تمدن کے ضروری مسائل سکہائے۔ پھر کھانے پینے کے مسئلے بھی بتادئے۔ اس پر کہا کہ اب تو تمہارا کہان پان بھی بیان ہوچکا اِس لئے شریعت کے اصول کامل ہونے سے کافر نا امید ہو گئے۔

ماذا احل لھم ۔ پوچھتے ہین کیا کیا حلال ہے ہم نے حرام بتادئے ہین باقی سب حلال ہین مگر شرط یہ ہے کہ طیب ہون۔ فطرت صحیحہ بتادیتی ہے کہ طیب کیا ہے مثلاً پاخانہ ہے۔ یہ بدن سے نکالا گیا ہے پس اُسے واپس کرنا فطرت کے خلاف ہے۔

طیبات۔ جن سے تمہارے بدن اور اخلاق و مذہب کو ضرر نہ پہونچے۔

طعام الذین اوتوا الکتاب ۔ یعنے اہل کتاب تمہاری دعوت کرین۔ تو حلال ہے بشرطیکہ کوئی حرام چیز نہ ہو۔

غیر مسافحین ۔ شہوت کے مٹانے کے لئے ہون۔

مورخہ ۲۰۔ جون ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۶)

سورۃ نساء مین معاشرت کا ذکر ہے جو اپنی بی بی۔ بچے۔ نوکر۔ ماں۔ باپ کے ساتھ تعلقات ہین عمدگی کا نام ہے اور تمدن کا ذکر ہے جو کسی گاؤں یا شہر مین ملکر رہنے کے اصول کا نام ہے کچھ باتین پچھلے رکوع مین بتائی ہین اب کچھ اور فرماتا ہے کہ عمدہ معاشرت مین یہ بھی ضروری ہے کہ خدا کی یاد سے غافل نہ ہون مل کر نمازین پڑہین۔ اور نمازون کے لئے وضو کرو۔ جس کا طریق سکہاتا ہے

فاغسلوا وجوھکم ۔ اپنے موہنہ دہولو۔ ہاتھ کا ذکر اس لئے نہین کیا کہ یہ فطری بات ہے کوئی ہاتھ ناپاک ہو تو موہنہ نہ دہوئیگا۔

الغائط۔ باہر سے آئے۔ پاخانہ۔ پیشاب۔ ریح۔

لمستم النساء ۔ چھونے کے دو معنے ہین۔ صرف ہاتھ لگانا۔ دوم صحبت کرنا۔ دونوں معنے بہت عمدہ ہین۔

فلم تجدوا ماءً ۔ اللہ تعالیٰ نے دین مین کوئی تنگی نہین رکھی اگر پانی نہین ملتا۔ یا ملتا ہے مگر اس کے لینے مین خوف نقصان مال یا جان یا عزت ہے تو پھر مٹی سے تیمم کرلو۔ اس بات مین بحث ہے کہ صاف پتھر پر کہ از جنس ارض ہے تیمم ہوسکتا ہے یا نہین

ولکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم ۔ ایسی باتین بتلاکے اللہ طہارت کی رُوح تم مین پھونکنا چاہتا ہے ان ذرائع سے ترقی کرو۔ تو اللہ تم پر اپنی نعمت کامل کرے۔

دیگا۔ شریعت نے ہر ظاہر کے لئے ایک باطن رکہا ہے۔ مثلاً ہر چیز کو دائین ہاتھ سے لینے کا حکم ہے۔ دائین کو فارسی مین راست اور اردو مین سیدھا۔ عربی مین یمین۔ اور بائین کو چپ۔ اُلٹا۔ شمال کہتے ہین اس مین ایک نصیحت ہے۔ کہ لین دین مین ہمیشہ راستی کو مدنظر رکہو۔ سیدھا دو اُلٹے ہاتھ سے نہ دو نہ لو۔

ایسا ہی انسان کو اپنی قومیت کا گھمنڈ ہوتا ہے اس مین اصلاح فرماتا ہے۔ کہ تم کو مار یا تراب سے پیدا کیا۔ آخر تم انہی مین ملنے والے ہو۔ ضرورت کے موقعہ پر اپنے ظاہری جسم پاک کرنے کا ارشاد کیا جیسا کہ ان کی اصلیت کا خیال باطنی خیالات کو پاک کرتا ہے

ومیثاقہ الذی واثقکم بہٖ ۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول بھی ایک عہد ہے علیم بذات الصدور ۔ ظاہر داریون سے کام نہین چلیگا۔ وہ تمہارے سینہ کی باتون سے واقف ہے۔ اب چونکہ معاشرت مین تعظیم لامر اللہ کے سوا شفقت علی خلق اللہ بھی چاہیئے اس لئے اس کی نسبت ہدایت فرماتا ہے کہ چونکہ معاملات مین مقدمات بھی ہوتے ہین اِس لئے تم جب ان مین گواہی دو۔

کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ۔ تو تمہاری گواہیان اللہ کے لئے عدل کے ساتھ ہون۔

ولا یجرمنکم شنآن قوم علےٰ ان لا تعدلوا ۔ کسی کی دشمنی انصاف کی مانع نہ ہو۔ مثلاً آریہ لوگ تم کو دفترون سے نکالنے کی کوشش کرتے رہتے ہین تو اسلام کی یہ تعلیم نہین کہ تم ان کے مقابلہ مین بھی ایسی کوشش کرو جہان تمہین اختیار حاصل ہے۔

واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون ۔ تقویٰ کا علاج بتایا کہ تم یہ یقین رکہو۔ کہ تمہارے کامون کو دیکھنے والا اور ان سے خبر رکھنے والا بھی کوئی ہے

وعد اللہ الذین آمنوا ۔ چونکہ پھر بھی انسان کمزور ہے اس لئے فرمایا کہ جن مومنون کے اعمال صالحہ زیادہ ہون ان کے لئے مغفرت ہے۔

اذ ھمّ قومٌ ۔ حدیبیہ مین بھی ایسا معاملہ ہوا کہ دشمن کی ضرر رسانی سے مسلمانون کو بچایا۔ تبوک کے راستے مین بھی یہ فضل ہوا۔ مدینہ طیبہ مین بھی جب یہودی چکی کا پاٹ گرانا چاہا تو آپ محفوظ رہے اسی طرح ہر زمانہ مین خدا کے برگزیدون اور ان کی جماعت کو مشکلات پیش آتے اور وہ دشمنون سے بچائے جاتے ہین۔

مورخہ ۲۱۔ جون ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۷)

ولقد اخذ اللہ ۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم مین کبھی یہود کا ذکر کرتا ہے کبھی عیسائیون کا کبھی مشرکون کا کبھی ابراہیم وموسےٰ کا۔ ہمارے سامنے نہ یہود ہین نہ موسیٰ ہین پس تم کو اور ہم کو سناتا ہے۔ فرعون کس طرح فرعون بنا۔ اور موسیٰ کیون کر موسیٰ ہوا فرماتا ہے۔ ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا تھا اور ان مین بارہ سردار بنائے چھاونیون کو اب تک بارہ پتھر .. کہتے ہین۔ حضرت مسیح نے بھی بارہ حواری بنائے ہمارے نبی کریمؐ نے فرمایا۔ کہ بارہ شخص قریشی بڑے خلیفہ ہون گے۔ حضرت ابوبکر کے عہد مین کوئی اسلامی ملک ایسا نہ تھا۔ جو حضرت ابوبکر کے تحت تصرف سے باہر ہو اسی طرح حضرت عمر بن عبد العزیز اور ان کے چچون تک تمام دنیا کے مسلمانون کا ایک سردار

ہوتا تہا۔ دوسرا دعویدار تک نہ تہا۔ حضرت امیر معاویہ نے حضرت علی کے زمانہ مین قطعاً خلافت کا دعوے نہین کیا۔

اٰتیتم الزکوٰۃ۔ زکوٰۃ کے فرض کا لوگون کو بہت کم خیال ہے۔ مین نے سوائے ایک کے کسی مولوی کو زکوٰۃ دیتے ہوئے نہین دیکھا۔

فبما نقضہم میثاقہم لعنّٰہم۔ مسلمانون مین عیاشی حد سے بڑہ گئی تو خدا نے ایک شخص کو مسلط کیا۔ جس کا نام ہلاکو تہا۔ اسلام جہان جہان بادشاہ ہوا اس نے غیر قومون کو رہنے دیا۔ لیکن عیسائیون کے تین زمانے ہین ایک زمانہ تو اس کا شہ ہے کہ انہون نے زبردستی لوگون کو عیسائی بنایا اور ظلم کئے دیکھو اسلام کا حال اسپین مین۔ پھر شبہات شکوک دوسرون کے مذہب مین ڈالنے شروع کئے۔ یہ بھی ایک جبر ہے۔ پھر یہ کہ خاص عہدے عیسائیون کے لئے مخصوص ہو گئے۔

یخرجہم من الظلمٰت الی النور۔ ہر شخص کو دیکھنا چاہیئے کہ اگر وہ روزانہ ظلمت سے نکل کر نور کو نہین جا رہا۔ تو وہ مؤمن نہین۔

نحن ابناء اللہ۔ آجکل سیدون کی بھی یہی حالت ہے کوئی کبریائی ایسی نہین جو ان مین نہین۔ حالانکہ بعض ذلیل ہو رہے ہین۔

۲۲ - جون ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۸)

بندے ایک وہ ہوتے ہین جن کو الہام ہوتا ہے خدا تعالیٰ ان کو فہم عطا کرتا ہے اور اپنے فہم سے خدا تعالیٰ کی باتون کو سمجھتے ہین۔ ایک وہ ہوتے ہین کہ جن کو نہ الہام ہوتے ہین نہ خدا ان کو تفہیم کرتا ہے لیکن ان کو وسعت نظر حاصل ہوتی ہے اور علم وسیع ہوتا ہے۔ تیسرے وہ ہوتے ہین جن کو نہ علم ہوتا ہے نہ تفہیم الٰہیہ۔ ان تیسری قسم والون کو پہلی دو قسم والون کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ یہان اسی کے متعلق فرمایا۔ کہ

یٰقوم ادخلوا الارض المقدسۃ۔ موسےٰ فرماتے ہین اگر میرا کہا نہ مانو گے تو گھاٹا پاؤ گے۔ انہون نے جواب دیا۔ کہ یاموسیٰ ان فیہا قوماً جبارین۔ آپ کو خبر نہین وہان طاقتور لوگ رہتے ہین اور وہ اپنے بگاڑ کی اصلاح جلد کر سکتے ہین۔ ہم نہین کہ سکتے ہین آپ ان باتون مین تجربہ کار ہین۔ دوسری قسم کے لوگ وہ رجلان ہین جن کے نام یوشع بن نون اور کالب ہے۔ جنھون نے کہا بسروچشم حاضر ہین۔ بلکہ دوسرون کو بھی وعظ کیا۔

قال رب انی لا املک الا نفسی۔ اس دعا سے معلوم ہو تا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو کس قدر رنج پہونچا۔

قال فانہا محرمۃ۔ یہ ہے نبی کی نافرمانی کا نتیجہ۔

بعض لوگ غلطی کر لیتے ہین پھر کہتے ہین اب بخشو نا۔ معاف کرو۔ خدا کا یہان کارخانہ الگ ہے۔ اللہ نے فرمایا۔ کہ اب اس مین جانا چالیس برس کے لئے بند ہے یتیہون فی الارض۔ یہ یہی جنگلون مین جھک مارتے مرجائین گے ہان ایک قوم

پیدا ہوگی۔ یعنے ان کے بچے جو اس خطا مین شریک ہی نہ تھے۔

۲۳ - جون ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

ابنی ادم۔ آدم کے دو بیٹے ہابیل اور قابیل تھے۔ یہ نام قرآن شریف مین نہین۔ توراۃ مین ہین۔ انکار کی کوئی وجہ نہین اور نہ ایسے مواقعہ پر تحریف کا گمان ہے۔

قربا قرباناً۔ قربانی کی وہ قربانی کیا تہی۔ یہ نہین بتایا کچھ ہو گا۔

فتقبل من احدہما۔ قبولیت کا پتہ معلوم ہو کلام الٰہی سے یا آدم علیہ السلام کو بذریعہ الہام الٰہی علم ہوا۔

انما یتقبل اللہ من المتقین۔ یہ آیت قابل غور ہے۔ اعمال نیک بہی۔ نیکون ہی کے قبول ہوتے ہین۔ دوسرے موقعہ پر فرما چکا ہے کہ جو ریاء الناس عمل کرتے ہین ان کی مثل ایسی ہے۔ جیسے کوئی پتھر پر مٹی بچھا کر تخم ریزی کرے بارش آئے وہ کھیتی کو مع زمین بہالے جائے اور صاف چٹیل چھوڑ جائے۔

انی ارید ان تبوأ باثمی۔ یعنے میرے قتل کا جو گناہ ہے۔ وہ بھی تو حاصل کرے یہ بہی ایک جذبات رحم کو برانگیخت کرنے والی درخواست اور نصیحت دینے والی بات تہی کہ اور ہر طرح سے تو شریر تو ہے ہی اب یہ ایک گناہ ہے یہ بہی کرے اور دوزخی بن جا۔ میز کیا کہنا ہے۔

فاصبح من الخاسرین۔ ایسا ٹوٹا پانیوالا ہوا کہ جس خاندان نے اس سے شادی کی وہ بھی تباہ ہوا۔ معلوم ہوا شادی صلحاء مین کرنی چاہیئے۔

فبعث اللہ غراباً۔ کوّے مین تین صفتین عجیب ہین (۱) کوّے کو کسی نے جماع کرتے کم دیکھا ہے (۲) ایک ٹکڑا بہی کھانے کو مل جائے اڑ کر اورون کو اطلاع ضرور کریگا کہ یہان کچھ ملتا ہے (۳) کسی کوّے کو صدمہ پہونچے۔ سب وہان جمع ہو جاتے ہین اسی واسطے شور و غل کو ہماری زبان پنجابی مین کاوان رولی کہتے ہین۔ ہم نے ایک بڑے شکاری سے پوچھا کبھی کسی کوّے کی لاش تم نے جنگل مین دیکھی ہے تو اس نے کہا نہین اس سے تین باتین نکلین۔ (۱) شرم و حیا بہی کوئی چیز ہے (۲) نیک برتاؤ کرنا چاہیئے اور ہمدردی (۳) مُردے کی لاش کو دبانے کی فکر

یہ قصہ اشارہ ہے اس بات کیطرف کہ ابراہیم بھی ایک آدم تہا (اُسے ابوالانبیاء کہتے ہین) اس کے دو بیٹے تھے۔ اسحٰق اور اسماعیل۔ مدینہ کے یہود جو بنو اسحٰق تہے انہون نے نبی کریم اسمٰعیل کی اولاد کو قتل کرنا چاہا سو انہین بتایا گیا کہ دیکھو اس سے پہلے ایک بہائی نے دوسرے کو قتل کر کے کیا لیا سوا اس کے کہ خاسر و نادم ہوا۔ اور انہین سمجھایا کہ من اجل ذالک حرمت اسیوجہ سے ہمنے بنی اسرائیل کو پہلے سے یہ حکم دے رکھا ہے کہ من قتل نفساً جو ایسے عظیم الشان نفس کو قتل کریگا وہ گویا سارے جہان کے قتل کا مرتکب ہوگا۔ یحاربون اللہ۔ اللہ کے دین کا مقابلہ کرتے ہین۔ من خلاف۔ بوجہ انکی خلاف ورزی کے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ مجرمونکی کئی قسمین ہین پس ان کے موافق ان سزاؤن مین سے کوئی سزا دی جاویگی۔ خزیٌ فی الدنیا۔ یہ نشان ہے آخرۃ مین عذاب کا۔ دنیا مین حسب پیشگوئی جب ہوگی لگیا تو آخرۃ کی خبر درست